انجیل کا مطالعہ جانکاری کے لئے کرنا کیسا ہے؟

شیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

سوال؛ کیا میرے لئے یہ جائز ہے جب کہ میں ایک مسلمان ہوں کہ میں انجیل کا مطالعہ کروں اور اسے صرف جان کاری کے لئے پڑھوں، اور اس کے سوا کوئی اور غرض نہ ہو؟ اور کیا آسمانی کتابوں پر ایمان لانے کا معنی یہ ہے کہ ہم یہ ایمان لائیں کہ یہ اللہ کی طرف سے آئی ہے یا ہم اس پر بھی ایمان لائیں جو اس میں ہے؟

جواب: ہر مسلمان کو یہ ایمان لانا ہے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے: تورات، انجیل اور زبور۔ تو یہ ایمان لاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کتابوں کو انبیاء پر نازل کیا، اور ان پر صحیفے نازل کئے جن میں امر اور نہی، نصیحت اور یاددہانی، اور ماضی کی خبریں تھیں۔ ان میں جنت اور جہنم کی باتیں تھیں اور ان جیسی چیزیں تھیں، لیکن انہیں استعمال نہیں کیا جائے گا کیونکہ ان میں تحریف اور تبدیل اور چیزوں کو بدل کر داخل کر دیا گیا ہے۔ تو کسی مسلمان کے لئے یہ (جائز) نہیں ہے کہ تورات، انجیل یا زبوروں کو رکھے یا اس سے پڑھے، کیونکہ اس میں خطرہ ہے، اور اس لئے بھی کہ کہیں وہ (اس کے ذریعے) حق کو جھٹلا نہ دے اور باطل کی تصدیق نہ کر دے کیونکہ ان کتابوں میں تحریف اور تغیر کر دیا گیا ہے، اور یہود و نصاریٰ وغیرہ نے ان میں بدلاؤ اور تحریف کر دیا ہے اور (عبارتوں کو) آگے پیچھے کر دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان کتابوں سے قرآن کریم ہمیں دے کر کفایت کر دیا ہے۔ اور یہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا جاتا ہے کہ جب آپ ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تورات میں سے کچھ دیکھا تو آپ ﷺ ناراض ہوئے اور فرمایا: أ في شك أنت يا ابن الخطاب ؟ لقد جئتكم بها بيضاء نقية . لو كان موسى حيا ما وسعه إلا اتباعي (کیا تم شک میں ہوائے ابن خطاب؟ میں تمہارے پاس بلکل سفید اور صاف چیز لے کر آیا ہوں، اگر موسیٰ زندہ ہوتے تو ان کے لئے بھی میری اتباع کے سوا کوئی اور چارہ نہ رہتا)[1]

مقصود یہ ہے کہ ہم آپ کو اور آپ کے علاوہ اور لوگوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ آپ ان (کتابوں) میں سے کچھ نہ لیں

---

[1] ارواء الغلیل میں اسے علامہ البانی رحمہ اللہ نے حسن قرار دیا ہے (دیکھئے ارواء الغلیل: ۱۵۸۹)

نہ تورات سے، نہ زبور سے اور نہ ہی انجیل سے اور نہ ہی ان میں سے کسی چیز کو رکھیں اور نہ اس میں سے کچھ پڑھیں، بلکہ اگر آپ کے پاس ان میں سے کچھ ہے تو اسے دفن کردیں یا جلادیں، کیونکہ اگر اس میں کچھ حق ہے بھی تو وہ اللہ کی کتاب قرآن میں آچکا ہے جو کافی ہے، اور جو (ان کتابوں میں) تغییر اور تبدیلی داخل کی گئی ہے تو وہ منکر اور باطل ہے۔ تو مومن پر یہ واجب ہے کہ وہ اس سے بچے اور اس کے مطالعہ کرنے سے آگاہ رہے، کیونکہ یہ ممکن ہے کہ اس سے کوئی باطل کی تصدیق اور حق کی تکذیب کردے۔ تو سلامتی کا راستہ یہ ہے کہ یا تو اسے دفن کردے یا جلادے۔ اہلِ بصیرت عالم کے لئے یہ جائز ہو سکتا ہے کہ وہ ان کتابوں کو دیکھے تاکہ یہود و نصاریٰ میں سے اسلام کی مخالفت کرنے والوں کا رد کرسکے، جیسا کہ نبی ﷺ نے تورات کو منگوایا جب یہودیوں نے رجم کا انکار کیا، تاکہ آپ ﷺ اس میں دیکھیں جس کے بعد انہوں نے اعتراف کرلیا۔ تو مقصود یہ ہے کہ شریعتِ محمدیہ کے وہ علماء جو معرفت رکھتے ہیں انہیں ضرورت پڑ سکتی ہے کہ وہ تورات، انجیل یا زبور کو دیکھیں کسی اسلامی مقصد کے لئے جیسے دشمنوں کا رد کرنے میں یا قرآن کی فضیلت اور اس میں حق اور ہدایت کو بیان کرنے میں۔ رہے عوام الناس یا ان جیسے لوگ، تو ان کے لئے اس میں کوئی چیز نہیں ہے۔ بلکہ جب کبھی ان کے پاس تورات، انجیل یا زبور پایا جائے تو اسے کسی پاک جگہ پر دفن کرنا واجب ہے یا اسے جلادیا جائے تاکہ اس سے کوئی گمراہ نہ ہوجائے۔

مصدر: فتاویٰ نور علی الدرب: (شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ کی ویب سائیٹ) www.binbaz.org.sa/old/28719

ترجمہ: ابو مریم اعجاز احمد